کتاب الاموال از حمید بن زنجویہ
ایک تعارف

صباح الدین اعظمی

پس منظر

عباسی عہد (۱۳۲-۶۵۶ھ) کے ابتدائی دور میں مالی نظام پر کئی اہم تصنیفات مرتب کی گئیں حکومت کی نئی ذمہ داریوں نے نئے نئے مسائل پیدا کئے اس عہد کے مفکرین نے قرآن وسنت کے احکام اور خلفاء راشدین کے اسوہ کی روشنی میں اسلامی مالی نظام کے قوانین مرتب کیے جن کی مدد سے عباسی خلفاء نے بہت سے مسائل کو حل کیا۔ اس موضوع پر پہلی کتاب معاویہ بن عبید اللہ بن یسار (متوفی ۱۷۰ھ) کی تصنیف ہے[1]۔ لیکن یہ کتاب دستیاب نہیں ہے۔ مالی نظام پر سب سے اہم اور مکمل کتاب قاضی ابو یوسف (متوفی ۱۸۳ھ) کی تصنیف "کتاب الخراج"[2] ہے۔ جس کی تصنیف عباسی خلیفہ ہارون رشید (۱۷۰ھ-۱۹۳ھ) کے ایما پر عمل میں آئی[3]۔ مالی نظام پر مختلف ادوار میں کم از کم ۲۱ کتابیں "الخراج" کے عنوان سے مرتب کی گئی ہیں[4]۔ لیکن یحییٰ بن آدم (متوفی ۲۰۳ھ[5]) اور قدامہ بن جعفر (متوفی ۳۳۷ھ[6]) کی کتابوں کے سوا باقی کا ذکر صرف تذکرہ کی کتابوں میں ملتا ہے۔ مالی نظام پر "الاموال" کے عنوان سے مختلف ادوار میں کئی کتابیں مرتب کی گئیں جن میں سب سے مقدم ابو عبید القاسم بن سلام (متوفی ۲۲۴ھ) کی تصنیف "کتاب الاموال" ہے یہ کتاب محمد خلیل ہراس کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے[8]۔ اور اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ "الاموال" کے عنوان سے دو اور کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے لیکن اس وقت مطبوعہ شکل میں موجود نہیں ہیں۔ ان میں پہلی کتاب قاضی اسماعیل بن اسحاق الجہینی کی تصنیف ہے جس کا ذکر زرکلی نے "الاعلام" میں کیا ہے[9]۔ دوسری تصنیف شیخ عبد اللہ بن محمد بن حیان الاصبہانی کی ہے جو چوتھی صدی

کے عالم ہیں[۱۰]۔ اسلامی مالی نظام سے متعلق ایک اور تصنیف ابو جعفر احمد بن نصر الداؤدی (متوفیٰ ۴۰۲ھ) کی "کتاب الاموال" ہے۔ اس میں مالی نظام پر فقہ مالکی کے تناظر میں بحث کی گئی ہے۔ داؤدی کی تصنیف کے ناقدانہ مطالعہ پر نجیب عبدالوہاب کو ۱۹۸۹ء میں برطانیہ کی EXETER یونیورسٹی نے Ph. D. کی ڈگری دی ہے[۱۱]۔

ان اہم تصانیف کے علاوہ "حمید بن زنجویہ" کی "کتاب الاموال" کا ذکر بھی تذکرہ کی کتابوں میں پایا جاتا تھا لیکن اہلِ علم اس کے وجود سے بے خبر تھے۔ یہ کتاب ابھی حال ہی منظر عام پر آئی ہے۔ اس کی اہمیت کے پیشِ نظر ذیل میں ہم اس اہم تصنیف، مصنف اور کتاب کے مشتملات پر گفتگو کریں گے۔

مصنف اور عہد

حمید بن مخلد بن قتیبہ ابن زنجویہ کے نام سے مشہور ہیں[۱۲]۔ ذہبی نے ان کی پیدائش کا سن ۱۸۰ھ تحریر کیا ہے[۱۳]۔ آپ خراسان میں پیدا ہوئے۔ طلب علم کی تڑپ تھی۔ علم حدیث سے خصوصی شغف تھا۔ آپ نے اس عہد کے ممتاز علماء عمرو بن حماد، عمران بن ابان الواسطی، یحییٰ بن حماد الشیبانی سے حدیث کا درس لیا[۱۴]۔ طلب علم میں آپ نے بغداد، دمشق اور مصر کے علمی مراکز کا سفر کیا[۱۵]۔ ابن زنجویہ نے مختلف مقامات پر حدیث کا درس دیا۔ آپ کے شاگردوں میں سرفہرست امام ابوداؤد، اور امام نسائی کا ذکر ملتا ہے[۱۶]۔ خطیب بغدادی نے تحریر کیا ہے کہ ابن زنجویہ سے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی ہے[۱۷]۔ حافظ ابن حجر کے مطابق ان بزرگوں نے ابن زنجویہ سے صحیحین میں روایت نہیں کی ہے[۱۸]۔ ابن زنجویہ کی تصنیفات میں "کتاب الاموال" سرفہرست ہے۔ اس کے علاوہ ان کی دوسری تصنیف "الترغیب و الترہیب" ہے، ابن زنجویہ کی تیسری تصنیف الآداب النبویہ ہے[۱۹]۔

ابن زنجویہ کا شمار مشہور محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ نے کثرت سے احادیث روایت کی ہیں۔ روایت حدیث میں آپ کا مرتبہ ثقہ راوی کا ہے[۲۱]۔ ابن زنجویہ کا انتقال ۲۵۱ھ میں ہوا[۲۲]۔

ایک نایاب مخطوطے کی تحقیق

ابن زنجویہ کی "کتاب الاموال" کے دو نسخے مخطوطے کی شکل میں اس وقت موجود ہیں۔

ایک نسخہ ترکی کے مکتبہ بور دور میں اور دوسرا دمشق کے مکتبہ ظاہریہ میں ہے[۲۳] ترکی مخطوطہ پوری کتاب پر مشتمل ہے اس کے ۱۴ اجزاء ہیں۔ پوری کتاب ۲۴۵ اوراق پر محیط ہے جب کہ ہر ورق کے دو صفحے ہیں۔ اس مخطوطے کے بعض صفحات رطوبت سے متاثر ہیں اور اس کی بعض سطروں کا پڑھنا کافی دشوار طلب امر ہے[۲۴] دوسرا نسخہ جو کہ دمشق کے مکتبہ ظاہریہ میں ہے پوری کتاب پر مشتمل نہیں ہے اصل کتاب کے بعض اجزاء ہی اس میں ملتے ہیں[۲۵]۔

دکتور شاکر ذیب۔ استاذ مساعد جامعۃ الملک سعود ریاض نے اصل ترکی مخطوطے کو سامنے رکھ کر کتاب کی تحقیق کی ہے۔ محقق نے اصل عبارت پیش کرنے کے علاوہ احادیث کی تخریج بھی کی ہے اور حواشی کا اضافہ کیا ہے۔ اس تحقیق پر محقق کو دکتوراہ (ڈاکٹریٹ) کی سند تفویض کی گئی ہے۔ اس کتاب کو مرکز فیصل للبحوث والدراسات الاسلامیہ ریاض سعودی عرب نے تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔ کتاب پر مشہور عالم معاشیات ڈاکٹر عمر چھاپرا کا گراں قدر مقدمہ ہے۔ کتاب کے آخر میں اعلام، اماکن اور موضوعات کی فہرست ہے۔

کتاب کے مشتملات کا جائزہ

ابن زنجویہ کی یہ کتاب ۱۴ اجزاء پر مشتمل ہے۔ ابتدائی ابواب میں مصنف نے منصب امامت کی اہمیت اور امیر کی ذمہ داریوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اگلے ابواب میں مصنف نے جزیہ، خراج، اہل ذمہ اور جنگی قیدیوں سے متعلق موضوعات پر بحث کی ہے۔ مصنف نے فے کے مخارج و مصارف کا تذکرہ کافی تفصیل سے کیا ہے۔ کتاب میں خمس کے احکام و سنن سے متعلق تفصیلات بھی ملتی ہیں۔ مصنف نے زکوٰۃ، صدقات اور عشر سے متعلق امور و مسائل پر کافی تفصیل سے بحث کی ہے۔ اس ضمن میں احادیث و آثار نیز تاریخی مواد سے استدلال کیا ہے۔

مصنف کا طریقۂ کار

ابن زنجویہ نے اپنی تصنیف میں مالی نظام سے متعلق احادیث و آثار پر تاریخی مواد کو جمع کر دیا ہے۔ مصنف نے کسی ایک موضوع پر بسا اوقات کافی احادیث جمع کر دی ہیں۔ جبکہ عملی مسائل سے تعرض کم نظر آتا ہے۔ فقیہانہ غور و فکر، اجتہاد و استنباط اور بحث و تنقید کے

بعد کسی ایک رائے کو ترجیح دینے کا کام نسبتہً بہت کم ہے۔ موضوع کی شرعی حیثیت کو اجاگر کرنا اور اس موضوع پر تاریخی مواد پیش کرنا ہی مصنف کے پیش نظر ہے۔ ابن زنجویہ نے اپنے استاذ ابو عبید کی، کتاب الاموال سے کافی استفادہ کیا ہے۔ دونوں کتاب کے موضوعات تقریبًا یکساں ہیں ابن زنجویہ نے بیشتر مواقع پر ابو عبید کے حوالے دیے ہیں۔ احادیث کی روایت میں اکثر مقامات پر ابن زنجویہ نے ابو عبید کے سلسلے سے ہٹ کر نیا سلسلہ تلاش کیا ہے۔

کتاب کی علمی حیثیت

ابن زنجویہ کی کتاب مالی امور پر احادیث و آثار نیز تاریخی مواد کا عمدہ مجموعہ ہے۔ بیت المال کے موارد و مصارف سے متعلق شرعی احکام بہت تفصیل سے مذکور ہیں۔ اگرچہ کتاب میں اجتہاد و استنباط کم ہے لیکن اسلامی مالی نظام کو سمجھنے اور اس کی تفصیلات سے واقفیت کے لیے ابن زنجویہ کی یہ تصنیف نہایت اہم ہے۔

مراجع وحواشی

۱؎ الزرکلی، خیر الدین ج ۷ ص ۲۶۲ الاعلام والمعلم للملایین بیروت، لبنان ۱۹۹۰ء ۲؎ ابو یوسف قاضی کتاب الخراج دار المعرفۃ بیروت، لبنان ۱۹۷۹ء ۳؎ ابو یوسف قاضی مقدمہ ص۱، کتاب الخراج، دار المعرفۃ بیروت لبنان ۱۹۷۹ء ۴؎ صدیقی محمد نجات اللہ، اسلام کا نظام محاصل ترجمہ کتاب الخراج از ابو یوسف مکتبہ چراغ راہ کراچی پاکستان ۵؎ القرشی یحیٰی بن آدم کتاب الخراج، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان ۱۹۷۹ء ۶؎ ابن جعفر قدامہ، کتاب الخراج وصنعۃ الکتابۃ ۷؎ ابن سلام ابو عبید قاسم کتاب الاموال دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان ۱۹۸۶ء۔
۸؎ سورتی عبد الرحمٰن ترجمہ کتاب الاموال (اردو) اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد پاکستان۔
۹؎ زرکلی ج ۱ ص ۳۱ ۱۰؎ شاکر ذیب ج ۱ ص ۲۱ تحقیق کتاب الاموال از ابن زنجویہ مرکز فیصل ریاض، سعودی عرب ۱۹۸۶ء
۱۱؎ امریکن جرنل آف اسلامک سوشل سائنسز ج ۳ ص ۳ ۱۹۹۰ء ۱۲؎ الذہبی شمس الدین، تہذیب سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۴۴۶، موسسہ الرسالہ بیروت ۱۹۹۱ء ۱۳؎ ایضًا ۱۴؎ شاکر ذیب ج ۱ ص ۱۱ ۱۵؎ ایضًا ص ۱۸
۱۶؎ ذہبی ج ۱ ص ۴۴۶ ۱۷؎ خطیب بغدادی ج ۸ ص ۱۶۰ ۱۸؎ شاکر ذیب ج ۱ ص ۲۱
۱۹؎ ایضًا ص ۲۱ ۲۰؎ ایضًا ص ۲۲ ۲۱؎ ذہبی ج ۱ ص ۴۴۶ ۲۲؎ ایضًا ص ۴۴۶
۲۳؎ شاکر ذیب ج ۱ ص ۲۷-۲۳ ۲۴؎ ایضًا ص ۲۹ ۲۵؎ ایضًا ص ۳۰